سوال

(834) حرم مکی یا مدنی میں صلوۃ التراویح بیس رکعت پڑھا جانا دلیل بن سکتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حرم مکی یا مدنی میں صلوۃ التراویح بیس رکعت پڑھی جاتی ہیں۔ وہاں کے مفتی صاحب فرما رہے تھے کہ امام کے ساتھ پوری نماز پڑھنا ضروری ہے اور یہ بھی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں بیس رکعت پڑھی گئی ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

'عَلَیکُم بِسُنَّتِی وَسُنَّةِ الخُلَفَاءِ الرَّاشِدِینَ المَهدِیِّینَ' (سنن ابن ماجہ، بَابُ اتِّبَاعِ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، رقم: ۴۲)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب اصل کے اعتبار سے نمازِ تراویح فرض نہیں، تو پھر امام کے ساتھ ساری پڑھنی کیسے ضروری ہوگی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور بالخصوص عہدِ فاروقی میں بیس رکعت پڑھنا ثابت نہیں۔ البتہ مؤطا امام مالک میں بیس رکعت کے بجائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے گیارہ رکعت کا پڑھنا بسند صحیح ثابت ہے۔ (مؤطا امام مالک، مَا جَاءَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ، رقم: ۳۷۹)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ تھا۔ نصاً ہو یا استنباطاً ان کا طریقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعاً مختلف نہ تھا۔ اس لیے بعد میں ضمیر مفرد کے ساتھ فرمادیا:

'تَمَسَّکُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَیهَا بِالنَّوَاجِذِ' (سنن أبي داود، بَابٌ فِي لُزُومِ السُّنَّةِ، رقم: ۴۶۰۷)

اگر صحابہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ علیحدہ علیحدہ ہوتا تو حدیث میں 'بِهِمَا' اور 'عَلَیهِمَا' تثنیہ کی ضمیر ہوتی۔ جملہ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، صلوۃ التراویح علامہ البانی رحمہ اللہ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

محدث فتویٰ